

۱۔ نبی ﷺ پر درود بھیجنے کا معنی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

(احزاب: ۵۶)

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی نبی پر درود بھیجو اور سلام بھیجتے رہو۔

ابو العالیہ کہتے ہیں:

صَلَاةُ اللَّهِ عَلَيْهِ: ثَنَائُهُ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ
وَصَلَاةُ الْمَلَائِكَةِ عَلَيْهِ: الدُّعَاءُ لَهُ.

”صلاة اللہ علیہ“ کا مطلب ہے جب فرشتوں کے لئے کہا جائے تو معنی ہوتے ہیں ”وہ فلاں کی تعریف کرتے ہیں، اور جب ”صلاة الملائکۃ علیہ“ کہا جائے تو معنی ہوگا ”وہ فلاں کے لئے دعا کرتے ہیں۔“

(تفسیر ابن ابی حاتم، صحیح بخاری، تفسیر القرآن، ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہذا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما)

۲۔ نبی ﷺ پر درود کی فضیلت

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا

جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(احمد، مسلم، سنن ثلاثہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۶۳۵۸)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ

وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ

جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا، اس سے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے دس درجات بلند کئے جائیں گے۔

(احمد، الادب المفرد، نسائی، لفظ انہی کے ہیں، حاکم، انس رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۶۳۵۹)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِنْ أُمَّتِي صَلَاةً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ

وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكَتَبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ .

میری امت میں سے جو شخص خلوص نیت کے ساتھ مجھ پر درود بھیجے گا، اللہ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا، اس کے دس درجات بلند کرے گا اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھے

گا اور اس کی دس برائیاں مٹائے گا۔ (نسائی فی الکبریٰ، طبرانی، بزار، ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ) (حسن صحیح: الترغیب: ۱۶۵۹)

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ (يَوْمًا طَيِّبَ النَّفْسِ يُرَى فِي وَجْهِهِ الْبَشَرُ

قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصْبَحْتَ الْيَوْمَ طَيِّبَ النَّفْسِ يُرَى فِي وَجْهِكَ الْبَشَرُ

قَالَ أَجَلُ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ مِنْ أُمَّتِكَ صَلَاةً كَتَبَ اللَّهُ لَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ

وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَ لَهُ عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَهَا

ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک صبح اللہ کے رسول ﷺ ہشاش بشاش دکھائی نظر آ رہے تھے، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آج آپ بہت ہی خوش دکھائی دے رہے ہیں یہاں تک کہ آپ کے چہرے سے خوشی ظاہر ہو رہی ہے، آپ نے فرمایا: ہاں! میرے پاس میرے رب کے پاس سے آنے والا آیا اور اس نے کہا: آپ کی امت میں سے جو کوئی آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا، اس سے دس برائیاں مٹائے گا، اس کے دس درجات بلند کرے گا اور اسی کے مثل مزید عطا کرے گا۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

أَوَّلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَاةٍ

میرے قریب قیامت کے روز سب سے زیادہ وہ ہوگا جو ان میں مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہوگا۔

(التاریخ للبخاری، ترمذی، ابن حبان: ابن مسعود رضی اللہ عنہ) (صحیح الترغیب: ۱۶۶۸: حسن لغیرہ) (ضعیف الجامع: ۱۸۲۱: ضعیف)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةٍ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ مَا صَلَّى عَلَى فَلْيُقِلَّ عَبْدٌ مِنْ ذَلِكَ أَوْ لِيُكْثِرْ

جو مجھ پر درود بھیجے گا فرشتے بھی اس پر درود بھیجیں گے اور اس وقت تک بھیجتے رہیں گے جب تک کہ وہ مجھ پر درود بھیجتا رہے گا، اب بندے کے اوپر ہے وہ کم بھیجتا ہے یا

زیادہ۔ (احمد، ابن ماجہ، الضیاء: عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۵۷۴۳)

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ

دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہری رہتی ہے وہ اوپر چڑھتی ہی نہیں جب تک کہ تم اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجو۔

(ترمذی: عمر رضی اللہ عنہ 'موقوف') (صحیح لغیرہ: صحیح الترغیب: ۱۶۶۷) (الصحيح: ۲۰۳۵)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا

كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوبٌ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

ہر دعا روک دی جاتی ہے جب تک کہ وہ بندہ محمد اور آل محمد پر درود نہ بھیج لے۔

(مسند فردوس: انس رضی اللہ عنہ) (شعب الایمان للبیہقی: علی رضی اللہ عنہ 'موقوف') (حسن: صحیح الجامع: ۲۵۲۳) (معجم الصغیر للطبرانی: علی رضی اللہ عنہ 'موقوف') (الصحيح: ۲۰۳۵)

دنیا اور آخرت کے سارے غموں کے لئے یہ کافی ہوگا

جب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے پوچھا

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَكْثَرُ الصَّلَاةِ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟

فَقَالَ مَا شِئْتَ قَالَ قُلْتُ الرُّبْعُ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

قُلْتُ النِّصْفُ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

قَالَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ

قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا قَالَ إِذَا تَكْفَى هُمُكَ وَيَغْفِرُ لَكَ ذَنْبُكَ

اے اللہ کے رسول ﷺ میں آپ پر بہت زیادہ درود بھیجتا ہوں تو میں اپنی دعا میں کتنی مرتبہ آپ پر درود بھیجوں؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تم جتنا چاہو۔ تو انہوں نے کہا: کیا ایک چوتھائی حصہ؟ اللہ کے رسول ﷺ نے کہا: جتنا تم چاہو لیکن اگر زیادہ کرلو تو بہتر ہے۔ تو میں نے کہا: اس کا آدھا حصہ؟ تو اللہ کے رسول ﷺ نے کہا: تم جتنا چاہو لیکن اگر زیادہ کرلو تو بہتر ہے۔ تو میں نے کہا: کیا اس کا دو تہائی حصہ؟ اللہ کے رسول ﷺ نے کہا: جتنا تم چاہو لیکن اگر زیادہ کرلو تو بہتر ہے۔ تو میں نے کہا: میں تو اپنی پوری دعا کو آپ کے لئے ہی خاص کر لوں گا۔ تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تب تو پھر وہ تمہارے لئے ہر طرح کے دکھ اور غم میں کافی ہوگا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دیا جائے گا۔

(ترمذی: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ: ۲۳۵۷) (صحیح الترغیب والترہیب: ۱۶۷۰)

اور مسند احمد میں ہے

إِذَا يَكْفِيكَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا أَهَمَّكَ مِنْ دُنْيَاكَ وَآخِرَتِكَ

(احمد: ۲۱۲۸۰، صحیح الترغیب والترہیب: ۱۶۷۰)

تب تو اللہ تبارک و تعالیٰ تمہارے دنیا اور آخرت کے سارے غموں کے لئے کافی ہوگا۔

۳۔ نبی ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ ذَكَرْتُ عَنْدهُ فَلْيَصِلْ عَلَيَّ

جس کے پاس بھی میرا ذکر کیا جائے تو وہ مجھ پر درود بھیجے۔

(نسائی فی الکبریٰ: صحیح) (صحیح الجامع: ۶۲۳۶)

۴۔ اس شخص کی مذمت جو نبی ﷺ پر درود نہ بھیجے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ

جو شخص مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا تو گویا وہ جنت کا راستہ ہی بھول گیا۔

(ابن ماجہ: ابن عباسؓ) (صحیح الجامع: ۶۵۶۸)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ (صَعِدَ الْمِنْبَرِ فَقَالَ : (آمِينَ آمِينَ آمِينَ)

قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ حِينَ صَعِدْتَ الْمِنْبَرَ قُلْتَ : آمِينَ آمِينَ آمِينَ

قَالَ : إِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي فَقَالَ :

مَنْ أَذْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ

قُلْ : آمِينَ فَقُلْتُ : آمِينَ

وَمَنْ أَذْرَكَ أَبَوِيَّةَ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يُبْرِهُمَا فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ

قُلْ : آمِينَ فَقُلْتُ : آمِينَ

وَمَنْ ذَكَرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَمَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ

قُلْ : آمِينَ فَقُلْتُ : آمِينَ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ منبر پر چڑھے اور کہا: آمین، آمین، آمین۔

لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جب آپ منبر پر چڑھے تو آپ نے کہا: آمین، آمین، آمین۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بیشک جبرئیل میرے پاس آئے اور کہا: جو رمضان کا مہینہ پائے اور اس کی مغفرت نہ کی جائے تو وہ جہنم میں داخل ہو، پس اللہ سے اپنی رحمت سے دور کرے، لہذا کہو: آمین تو میں نے آمین کہا۔

جو اپنے والدین یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو پائے اور ان دونوں سے نیک سلوک نہ کرے اور مر جائے تو جہنم میں داخل ہو اور اللہ سے اپنی رحمت سے دور کرے، لہذا کہو: آمین۔

جس کے پاس آپ کا ذکر کیا گیا تو اس نے آپ پر درود نہیں بھیجا اور مر گیا تو اللہ سے جہنم میں داخل کرے اور اسے اپنی رحمت سے دور کرے، جبرئیل نے کہا: آمین کہو۔ تو میں نے آمین کہا۔

امام منذری نے کہا: اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے اور لفظ انہی کے ہیں۔ (شیخ البانی نے اسے حسن صحیح کہا ہے) (صحیح الترغیب: ۱۶۷۹)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

الْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(احمد، ترمذی، نسائی، ابی الکبریٰ، ابن حبان، حاکم، حسین رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۸۷۸)

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ خَرَجْتُ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ

قَالَ أَلَا أَخْبَرُكُمْ بِأَبْخَلِ النَّاسِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ

قَالَ مَنْ ذُكِرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَذَلِكَ أَبْخَلُ النَّاسِ

ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں ایک مرتبہ اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے زیادہ بخیل شخص کے بارے میں نہ بتاؤں، لوگوں نے کہا: کیوں نہیں؟ اے اللہ کے رسول ﷺ! فرمایا: وہ شخص جس کے پاس میرا ذکر کیا گیا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو وہ سب سے زیادہ بخیل ہے۔

(اسے ابن ابی عاصم نے کتاب الصلاۃ میں علی بن یزید بن قاسم سے روایت کرتے ہیں)

۵۔ نبی ﷺ پر درود اور سلام کا فرق

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ : جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ يَرَى الْبَشَرَ فِي وَجْهِهِ

فَقِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرَى فِي وَجْهِكَ بَشَرًا لَمْ نَكُنْ نَرَاهُ .

قَالَ : أَجَلُ إِنَّ مَلَكًا أَتَانِي فَقَالَ لِي : يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ لَكَ

أَمَّا يُرْضِيكَ أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا

وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا ؟ قَالَ قُلْتُ : بَلَى

ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ ایک دن آئے آپ کے چہرے سے خوشی چھلک رہی تھی، کہا گیا: اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ کے چہرے پر اتنی خوشی دیکھ رہے ہیں جتنی پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی، فرمایا: ہاں! میرے پاس ایک فرشتہ آیا اس نے مجھ سے کہا: اے محمد ﷺ! بیشک آپ کا رب آپ سے کہتا ہے، کیا آپ اس بات سے خوش نہیں کہ آپ کی امت میں سے جو بھی آپ پر درود بھیجے گا میں (اللہ) اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا اور جو بھی آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر دس بار سلامتی نازل کروں گا۔

آپ فرماتے ہیں تو میں نے کہا: ہاں! کیوں نہیں!

(نسائی، دارمی اور لفظ انہی کے ہیں: ابو طلحہ رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۲۱۹۸) اور اسی طرح (احمد، نسائی، ابن حبان، حاکم، الفیاء: ابو طلحہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۷۱)